عابد
خطبات
53
خطبۂ جمعۃ المبارک
عنوان:
عجب چیز ہے لذت آشنائی
خطبہ رائٹر
ابوضیاء تنزیل عابد
مدرس: جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بورے والا
شعبہ تبلیغ
جامعہ اسلامیہ سلفیہ ڈلن بنگلہ بورے والا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجب چیز ہے لذّت آشنائی

اہم عناصر:

- نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی اہمیت
- نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی فضیلت
- نماز میں خشوع و خضوع اختیار نہ کرنے کی مذمت
- نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کے ایمان افروز واقعات
- نماز میں خشوع و خضوع کیسے اختیار کریں۔۔۔؟

إن الحمد لله، نحمده ونستعينه، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهدأن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأن محمدا عبده ورسوله أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۔ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ [المؤمنون:2-1]

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو

عجب چیز ہے لذّت آشنائی

ذی وقار سامعین!

نماز اسلام کا اہم رکن ہے، جو مومن کی روحانی حالت کو بہتر بنانے اور اس کے خدا کے ساتھ تعلق کو مستحکم کرنے کا ذریعہ ہے۔ نماز کو سنت کے مطابق ادا کرنا انتہائی ضروری ہے، جو شخص نماز کو سنت کے مطابق ادا نہیں کرتا، ایسے شخص کو اس کی نماز کوئی فائدہ نہیں دیتی، بلکہ بعض أوقات نقصان دہ ہوتی ہے، مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

”تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔“[صحیح بخاری:6008]

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ[صحیح مسلم:4493]

”جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کے متعلق ہمارا کوئی حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔“

اس لئے نماز کو سنت کے مطابق ادا کرنا بہت ضروری ہے، سنت کے مطابق نماز ادا کرنے میں سے ایک چیز یہ بھی ہے کہ نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کیا جائے، نماز میں خشوع و خضوع اختیار کیا جائے۔

خشوع و خضوع کا مطلب، نماز کے ہر رکن کو پورے اطمینان اور سکون سے اَدا کرنا ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ خُشُوعُهُمْ فِي قُلُوبِهِمْ، فَغَضُّوا بِذَلِكَ الْبَصَرَ، وَخَفَضُوا بِهِ الْجَنَاحَ

”ان کا خشوع دل میں ہوتا ہے۔اس کی بنا پر ان کی آنکھیں جھک جاتیں اور اعضاء ڈھیلے ہو جاتے۔“[تفسیر الطبری:8/17]

خشوع و خضوع کا مطلب ہے دل کی سکون اور توجہ کا حالت میں آنا، جہاں بندہ اپنے رب کی محبت، عظمت اور رحم کو محسوس کرتا ہے۔ یہ حالت انسان کو نماز کے ہر رکن میں کامل توجہ دینے کی ترغیب دیتی ہے اور اس کی عبادت کو باطنی خوشی اور سکون بخشتی ہے۔

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم اللہ کے فضل و کرم سے نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی اہمیت و فضیلت، نہ کرنے کی مذمت اور چند ایمان افروز واقعات سنیں گے۔

نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی اہمیت

نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے بغیر ایسے ہی ہے جیسے نماز پڑھی ہی نہیں، دو روایات پیشِ خدمت ہیں:

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اس کے بعد ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز پڑھی، پھر نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا؛

ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ "واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔"

وہ شخص واپس گیا اور پہلے کی طرح نماز پڑھی اور پھر آکر سلام کیا۔ لیکن آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا؛

ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّك لَمْ تُصَلِّ "واپس جاؤ اور پھر نماز پڑھ، کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔"

آپ ﷺ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ آخر اس شخص نے کہا کہ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے۔ میں اس کے علاوہ اور کوئی اچھا طریقہ نہیں جانتا، اس لیے آپ مجھے نماز سکھا دیجیئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا؛

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلاَتِكَ كُلِّهَا

"جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو پہلے تکبیر تحریمہ کہہ۔ پھر آسانی کے ساتھ جتنا قرآن تجھ کو یاد ہو اس کی تلاوت کر۔ اس کے بعد رکوع کر، اچھی طرح سے رکوع ہو لے تو پھر سر اٹھا کر پوری طرح کھڑا ہو جا۔ اس کے بعد سجدہ کر پورے اطمینان کے ساتھ۔ پھر سر اٹھا اور اچھی طرح بیٹھ جا۔ اسی طرح اپنی تمام نماز پوری کر۔" [صحیح بخاری: 757]

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي فَطَفَّفَ فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ مُنْذُ كَمْ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ قَالَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ مَا صَلَّيْتَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَوْ مِتَّ وَأَنْتَ تُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَاةَ لَمِتَّ عَلَى غَيْرِ فِطْرَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيُخَفِّفُ وَيُتِمُّ وَيُحْسِنُ

انھوں نے ایک آدمی کو ناقص نماز پڑھتے دیکھا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: تو کتنے عرصے سے ایسی نماز پڑھ رہا ہے؟ اس نے کہا: چالیس سال سے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقین کر چالیس سال سے تو نے نماز پڑھی ہی نہیں اور اگر تو اسی قسم کی نماز پڑھتا پڑھتا مر جاتا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر فوت نہ ہوتا۔ پھر آپ کہنے لگے: بلاشبہ انسان ہلکی نماز پڑھنے کے باوجود مکمل اور اچھے طریقے سے نماز پڑھ سکتا ہے۔[صحیح بخاری: 1313]

صحیح بخاری [791] میں ہے: لَا يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ "وہ رکوع و سجود مکمل نہیں کر رہا تھا"

نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں کامیاب مومنوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ۔ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ

"یقیناً کامیاب ہوگئے مومن۔ وہی جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔" [المؤمنون: 2-1]

خشوع و خضوع ان خوش نصیبوں کا وصف ہے جو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اجر عظیم کے مستحق ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

"بے شک مسلم مرد اور مسلم عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔"[الاحزاب:35]

❁ انبیاء کرام علیہم السلام کا وصف بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا ۖ وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ

"بے شک وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں رغبت اور خوف سے پکارتے تھے اور وہ ہمارے ہی لیے عاجزی کرنے والے تھے۔"[انبیاء:90]

❁ صحابی رسول أبو محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللَّهُ تَعَالَى، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَخُشُوعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللَّهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

"اللہ تعالیٰ نے پانچ نماز فرض کی ہیں، جو شخص ان کے لیے اچھی طرح وضو کرے گا، اور انہیں ان کے وقت پر ادا کرے گا، ان کے رکوع و سجود کو پورا کرے گا تو اللہ تعالیٰ کا اس سے وعدہ ہے کہ اسے بخش دے گا، اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ کا اس سے کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اس کو بخش دے، چاہے تو عذاب دے"۔[ابوداؤد:425 صححہ الالبانی]

❁ سیدنا عقبہ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

”جو بھی مسلمان وضو کرتا ہے اور وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر کھڑے ہو کر پوری یکسوئی اور توجہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“[صحیح مسلم:553]

❁ سیدنا عقبہ عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ما من مسلمٍ يتوضأ فيُسبِغُ الوضوءَ، ثم يقومُ في صلاتِه، فيعلمُ ما يقول، إلا انفتل، وهو كيومِ ولدَتْه أمُّه

”جو مسلمان وضو کرتا ہے تو وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر اپنی نماز میں لگ جاتا ہے، جو وہ کہتا ہے اسے سمجھتا ہے، نماز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ اس طرح ہوتا ہے کہ اسے آج ہی اس کی ماں نے جنا ہے۔“[صحیح الترغیب:546]

❁ سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ , فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ , ثُمَّ قَامَ , فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ , أَوْ أَرْبَعًا شَكَّ سَهْلٌ , يُحْسِنُ فِيهِمَا الذِّكْرَ وَالْخُشُوعَ , ثُمَّ اسْتَغْفَرَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ , غَفَرَ لَهُ

”جو شخص وضو کرے اور خوب اچھی طرح کرے، پھر دو رکعتیں مکمل خشوع کے ساتھ پڑھے پھر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو اللہ اسے ضرور بخش دے گا۔“[مسند احمد:27546]

نماز میں خشوع و خضوع اختیار نہ کرنے کی مذمت

نماز پوری توجہ اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے، جو نماز کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا نہیں کرتے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی باتیں ارشاد فرمائی ہیں:

❁ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ۔ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ

"پس ان نمازیوں کے لیے بڑی ہلاکت ہے۔ وہ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ وہ جو دکھاوا کرتے ہیں۔ اور عام برتنے کی چیزیں روکتے ہیں۔" [الماعون: 7-4]

مولانا صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو نماز یا تو پڑھتے ہی نہیں۔ یا پہلے پڑھتے رہے ہیں، پھر سست ہو گئے یا نماز کو اس کے اپنے مسنون وقت میں نہیں پڑھتے، جب جی چاہتا ہے پڑھ لیتے ہیں یا تاخیر سے پڑھنے کو معمول بنا لیتے ہیں یا خشوع خضوع کے ساتھ نہیں پڑھتے۔ یہ سارے ہی مفہوم اس میں آجاتے ہیں، اس لئے نماز کی مذکورہ ساری ہی کوتاہیوں سے بچنا چاہئے۔ یہاں اس مقام پر ذکر کرنے سے یہ بھی واضح ہے کہ نماز میں ان کی کوتاہیوں کے مرتکب وہی لوگ ہوتے ہیں جو آخرت کی جزا اور حساب کتاب پر یقین نہیں رکھتے۔"

❁ ارشادِ ربانی ہے:

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا

"بے شک منافق لوگ اللہ سے دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ وہ انھیں دھوکا دینے والا ہے اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو سست ہو کر کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کو یاد نہیں کرتے مگر بہت کم۔" [النساء: 142]

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مایہ ناز تفسیر "تیسیر القرآن" میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"نماز اسلام کا اہم رکن ہے اور مومن اور کافر میں فرق کرنے کے لیے یہ ایک فوری امتیازی علامت ہے منافقین چونکہ اسلام کے مدعی تھے لہٰذا انہیں نماز ضرور ادا کرنا پڑتی تھی

کیونکہ جو شخص نماز باجماعت میں شامل نہ ہوتا تو فوراً سب کو اس کے نفاق کا شبہ ہونے لگتا تھا۔ لیکن ایک مومن اور منافق کی نماز میں فرق ہوتا تھا۔ مومن بڑے ذوق و شوق سے آتے اور وقت سے پہلے مسجدوں میں پہنچ جاتے۔ نماز نہایت اطمینان اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے اور نماز کے بعد بھی کچھ وقت ذکر اذکار میں مشغول رہتے اور مسجدوں میں ٹھہرے رہتے تھے۔ ان کی ایک ایک حرکت سے معلوم ہو جاتا تھا کہ انہیں واقعی نماز سے دلچسپی ہے اس کے برعکس منافقوں کی یہ حالت تھی کہ اذان کی آواز سنتے ہی ان پر مردنی چھا جاتی۔ دل پر جبر کر کے مسجدوں کو آتے۔ نماز میں خشوع و خضوع نام کو نہ ہوتا تھا۔ دلوں میں وہی مکاریوں اور فائدہ کے حصول کے خیالات اور نماز ختم ہوتے ہی فوراً گھروں کی راہ لیتے۔ ان کی تمام حرکات و سکنات اور ان کے ڈھیلے پن سے واضح طور پر معلوم ہو جاتا تھا کہ انہیں نہ نماز کی اہمیت کا احساس ہے نہ اللہ سے کچھ محبت ہے اور نہ ہی اللہ کے ذکر سے کوئی رغبت ہے۔ وہ مسجدوں میں آتے ہیں تو محض حاضری لگوانے کے لیے اور نماز پڑھتے ہیں تو دکھانے کے لیے۔"

❁ علاء بن عبد الرحمان سے روایت ہے:

أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ، حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ، وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ، قَالَ: أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ، قَالَ: فَصَلُّوا الْعَصْرَ، فَقُمْنَا، فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: «تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا»

وہ نماز ظہر سے فارغ ہو کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاں بصرہ میں ان کے گھر حاضر ہوئے، ان کا گھر مسجد کے پہلو میں تھا، جب ہم ان کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے ان سے عرض کی: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر لوٹے ہیں۔ انھوں نے فرمایا: تو عصر پڑھ لو۔ ہم نے اٹھ کر (عصر کی) نماز پڑھ لی، جب ہم فارغ ہوئے تو انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا" یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا ہوا

سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ (جب وہ زرد پڑ کر) شیطان کے دو سنگوں کے درمیان چلا جاتا ہے تو کھڑا ہو کر اس (نماز) کی چار ٹھونگیں مار دیتا ہے اور اس میں اللہ کو بہت ہی کم یاد کرتا ہے۔" [صحیح مسلم:1412]

نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کے ایمان افروز واقعات

سلف صالحین کے ایمان افروز واقعات ہمیں اس بات پر ابھارتے اور ترغیب دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت میں لگن رکھیں اور خشوع و خشوع کے ساتھ نماز ادا کریں۔

سیدنا عبّاد بن بشر رضی اللہ عنہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا تو فرمایا: آج پہرا کون دے گا؟ دو صحابی تیار ہوئے ایک حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما جو مہاجر تھے اور دوسرے انصار سے تعلق رکھنے والے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ "وادی کے کنارے جس رخ پر دشمن ہے وہاں کھڑے ہو کر پہرا دو۔"

چنانچہ تھوڑی دیر بعد حضرت عمار رضی اللہ عنہ لیٹ گئے اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہما نماز پڑھنے لگے، دشمن نے جب انہیں کھڑے دیکھا تو سمجھا یہ کھڑا پہرا دے رہا ہے تو اس نے تاک کر تیر چلایا تو وہ حضرت عباد رضی اللہ عنہ کے جسم میں پیوست ہو گیا، انہوں نے نماز ہی میں تیر نکال کر پھینک دیا اور نماز پڑھتے رہے، اس طرح یکے بعد دیگرے دشمن نے دو اور تیر پھینکے اور وہ بھی ان کے جسم میں پیوست ہو گے۔ حضرت عباد رضی اللہ عنہ انہیں جسم سے نکال دیتے، انہوں نے نماز منقطع نہ کی، پھر انہوں نے رکوع اور سجدہ کیا، نماز سے فارغ ہو کر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو اٹھایا، ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے، دشمن نے سمجھا کہ وہ خبردار ہو

گئے ہیں تو وہ بھاگ گیا، حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے جب حضرت عباد رضی اللہ عنہ کو خون آلود دیکھا تو فرمایا: سبحان اللہ، تم نے پہلا تیر نکالنے پر مجھے اٹھایا کیوں نہیں؟: حضرت عباد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

كُنْتَ فِي سُورَةٍ أَقْرَؤُهَا، فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا.

"سورۃ الکہف پڑھ رہا تھا میں نے پسند نہ کیا کہ اسے چھوڑ دوں۔" [ابوداؤد: 1412 حسنہ الالبانی]

سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما:

آپ بڑے جلیل القدر صحابی ہیں ہجرت کے پہلے سال مہاجرین کے گھروں میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے یہی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے بہتر نماز پڑھتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا۔ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یوں جم کر کھڑے ہوتے کہ دیکھنے والا خیال کرتا یہ لکڑی کا تنا کھڑا ہے بڑی لمبی نماز پڑھتے۔ مسلم بن یناق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے:

ایک بار تو رکوع اتنا طویل کیا کہ ہم نے سورئہ البقرہ، آل عمران، النساء، اور المائدہ تلاوت کرلی، جن دنوں حجاج بن یوسف ان کیخلاف حرم کعبہ میں سنگ باری کر رہا تھا، منجنیق سے پتھر برستے، وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تو ان سے بے نیاز ہو کر التفات تک نہ کرتے ایک بار نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے بیٹے ہاشم پر چھت سے سانپ آگرا، اہل خانہ گھبرا اٹھے سانپ سانپ پکارا، مگر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما برابر نماز پڑھتے رہے، وہ گویا نماز میں اسقدر مستغرق تھے کہ انہیں اس واقعہ کی خبر تک نہ ہوئی۔ [سیر اعلام النبلاء]

سیدنا عروۃ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ:

مدینہ طیبہ کے فقہاء سبعہ میں ان کا شمار ہوتا تھا بڑے عابد وزاہد اور کبار تابعین میں سے تھے روزانہ دن کو قرآن میں دیکھ کر ربع قرآن تلاوت کرتے اور پھر رات تہجد کی نماز میں بھی اسی قدر تلاوت فرماتے۔ نماز میں ان کے خشوع اور انہماک کا یہ عالم تھا کہ ان کے پاؤں کو

موذی بیماری لاحق ہوئی اور بڑھتی چلی گئی۔ طبیبوں نے ٹانگ کاٹ دینے کا مشورہ دیا وہ اس پر آما دہ ہوئے تو انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو ایسی دوائی پلاتے ہیں جس سے آپ کی قوت عقل و فکر زائل ہو جائے گی اور یوں آپ ٹانگ کاٹنے کی ٹیس و درد سے بچ جائیں گے انہوں نے فرمایا: بالکل نہیں، میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص ایسی چیز کھائے کہ اس کی عقل ماؤف ہو جائے، ٹانگ کاٹنی ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں آپ اسی دوران اپنا کام تمام کر لیں مجھے اس کا احساس نہیں ہو گا۔ چنانچہ حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ نے دو رکعت نفل شروع کئے تو طبیبوں نے آری سے ان کی ٹانگ کاٹ دی، مگر انہیں اس کا احساس تک نہ ہوا۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ہی لکھا ہے کہ حضرت عروۃ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو جلدی جلدی نماز پڑھتے دیکھا تو انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا اور فرمایا:

أَمَا كَانَ لَكَ إِلَى رَبِّكَ حَاجَةٌ؟إِنِّي لَأَسْأَلُ اللهَ فِي صَلاتِي حَتَّى أَسْأَلَهُ الْمِلْحَ

"بھائی تمہاری کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہ تھی جو تم نماز میں اپنے رب سے طلب کرتے؟ میں تو اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں حتی کہ نمک کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔" [البدایہ :ج9ص103]

حضرت عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت مولانا عبد اللہ غزنوی رحمۃ اللہ علیہ للّٰہیت و تقوی میں یکتائے روزگار تھے اور شیخ الکل حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشد تلامذہ میں شمار ہوتے تھے، نماز میں محویت اور توجہ الی اللہ کا یہ عالم تھا کہ اپنی جان کی خبر نہ رہتی، ایک مرتبہ عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ یکایک سخت بارش ہو گئی، ایسی سخت بارش کہ مقتدی سب نماز چھوڑ کر بھاگ گئے، صرف دو چار رہ گئے، نماز سے فارغ ہو کر جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو ہاتھ کیچڑ سے بھر

ئے ہوئے تھے، فرمانے لگے، باراں شد، واللہ عبد اللہ را خبر نہ شد، بارش ہوئی اللہ کی قسم عبد اللہ کو خبر نہیں ہوئی۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: کہ مولوی عبد اللہ حدیث ہم سے پڑھ گیا اور نماز پڑھنی ہمیں سکھا گیا۔ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمان غور طلب ہے، نماز پڑھنے کا سلیقہ و طریقہ محض کتابیں پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتا، اس کے لیے بھی مربی و راہنما کی ضرورت ہے، رہبر کی راہنمائی میں جہاں اور مشکل منزلیں آسان ہو جاتی ہیں وہاں نماز پڑھنے کا سلیقہ بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ [فلاح کی راہیں از مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ]

نماز میں خشوع و خضوع کیسے اختیار کریں۔۔۔؟

خطبہ جمعہ کے آخر میں اس اہم سوال کا جواب دینا ہے کہ وہ کونسے طریقے اور آسباب ہیں جن کو اختیار کر کے نماز میں خشوع و خضوع کو پیدا کیا جا سکتا ہے؟ نماز میں خشوع و خضوع اختیار کرنے کے لیے یہ چند طریقے مدد گار ثابت ہو سکتے ہیں:

1. **نیت کی صفائی**: نماز کے آغاز سے پہلے دل میں یہ نیت کریں کہ آپ اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھ رہے ہیں اور ذہن میں یہ بات ہو کہ میں یہ عبادت کرتے ہوئے اللہ کو دیکھ رہا ہوں اور اپنے پروردگار سے محو گفتگو ہوں، جیسا کہ حدیث جبریل علیہ السلام میں احسان کا معنی بتلایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ

”تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو، اگر یہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی تو کم از کم یہ خیال ضرور رہے کہ اللہ تعالیٰ تو مجھے دیکھ رہا ہے۔“ [صحیح بخاری: 50]

2. **معانی سمجھیں** : قرآن کی تلاوت اور اذکار کے معانی جاننے کی کوشش کریں۔ یہ آپ کو توجہ مرکوز کرنے میں مدد دے گا۔

3. **خاموشی اور سکون** : نماز کے دوران اپنے ارد گرد کی چیزوں سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

4. **تدبر** : نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ اور آیات پر غور کریں۔ یہ آپ کی روحانی حالت کو بہتر بنائے گا۔

5. **آہستگی** : نماز کے ہر رکن کو آہستہ اور سکون کے ساتھ ادا کریں۔ جلد بازی سے پرہیز کریں۔

6. **دعا و استغفار** : نماز سے پہلے اور بعد میں اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو خشوع و خضوع عطا فرمائے۔

7. **نماز کی جگہ** : ایسی جگہ پر نماز پڑھیں جہاں سکون ہو اور distraction کم ہو۔

8. **تکرار** : نماز کی ادائیگی کو اپنی روزمرہ کی زندگی کا حصہ بنائیں۔ جتنی بار آپ نماز پڑھیں گے، اتنی ہی بار آپ کے خشوع و خضوع میں اضافہ ہو گا۔

9. **ذہنی تیاری** : نماز سے پہلے کچھ لمحے اللہ کی یاد میں گزاریں، تاکہ دل کو سکون ملے۔

ہمارے خطباتِ جُمعہ اور دروس حاصِل کرنے لیے رابطہ کریں۔

کال / واٹس ایپ

0301-1263168

0306-9230439

0300-8282509